ہفتہ
۱۹۔ نومبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۵۸ | ہفتہ ۔ ۱۴ جمادی الثانی ۔ ۱۴۱۵ھ ‘ ۱۹۔ نبوت ۷۳ ۱۳ ہش ‘ ۱۹۔ نومبر ۱۹۹۴ء

خدا سے ڈرو اور اس سے صلح کرو

اے لوگو! خدا سے ڈرو اور در حقیقت اس سے صلح کر لو اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو اور چاہئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے۔ وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادہ سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے۔ مگر یہ قدرتیں انہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بھلا سوچو تو سہی کہ ایک شخص ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ میرے باغ کی حفاظت کر۔ اس کی آب پاشی اور شاخ تراشی سے اسے عمدہ طور کا بنا اور عمدہ عمدہ پھول بیل بوٹے لگا۔ کہ وہ ہرا بھرا ہو جاوے۔ شاداب اور سرسبز ہو جاوے مگر بجائے اس کے وہ شخص آتے ہی جتنے عمدہ عمدہ پھل پھول اس میں لگے ہوئے تھے ان کو کاٹ کر ضائع کر دے یا اپنے ذاتی مفاد کے لئے فروخت کر لے اور ناجائز دست اندازی سے باغ کو ویران کر دے تو بتاؤ کہ وہ مالک جب آوے گا تو اس سے کیسا سلوک کرے گا؟

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۸۴)

ولادت

○ مکرمہ محمودہ صاحبہ بیگم مکرم نفیس الرحمان صاحب کیری سٹی نارتھ کیرولینا امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۱۶۔ اور ۱۷۔ نومبر کی درمیانی شب بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام اسامہ رکھا گیا ہے۔ نومولود محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ابن حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا نواسہ اور محترم شیخ لطف الرحمان کا پوتا ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں مولا کریم اپنے خاص فضل و کرم سے نومولود کو صحت و سلامتی والی طویل عمر عطا کرے‘ نیک اور خادم دین بنائے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ (آف ڈنگہ) سابق نائب ناظم انصار اللہ ضلع گجرات مورخہ ۹۴-۱۱-۹ بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت گل حسن صاحب چیمہ رفیق حضرت بانی سلسلہ کے بیٹے تھے اور بے لوث داعی الی اللہ تھے۔ آپ موصی تھے آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ مورخہ ۹۴-۱۱-۱۰ بعد نماز فجر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی بعدہ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم ناصر احمد محمود صاحب مربی سلسلہ کے بڑے بھائی مکرم مبارک احمد صاحب حال جرمنی گلے کی بیماری کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد شفا عطا فرمائے۔

اگر کوئی تمہیں اچھی بات کہے تو اس سے

بہتر بات میں اس کا جواب دو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

قرآن کریم نے ہمیں یہ اسلوب بھی سکھایا ہے۔ اگر کوئی تمہیں اچھی بات کہے تو اس سے بہتر بات میں اس کا جواب دو۔ اگر کوئی تحفہ دیتا ہے تو اس سے بہتر تحفہ اس کو دو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہیں یہ توفیق نہیں کہ ہر تحفہ دینے والے کو اسی طرح جنس کے لحاظ سے بہتر تحفہ دے سکو تو پھر دعا کرو اور اتنی دعا کرو کہ تمہارا دل مطمئن ہو جائے کہ تم نے اس تحفے کا حق زیادہ بہتر رنگ میں ادا کر دیا ہے۔ پس نیک نصیحت کرنے والا تو نیک بات کہہ رہا ہے اسے الٹ کر دل کو چرکا لگانے والی باتیں کرنا حسن خلق کے خلاف ہے۔ (دینی) تعلیم و تربیت کے منافی ہے۔ پس یہ دیکھیں کہ کسی نے آپ کو اچھی بات کہی ہے یا بری کہی ہے۔ اگر اچھی کہی ہے تو آپ کا فرض ہے کہ آپ اس اچھی بات کو بہتر رنگ میں اسے واپس کریں نہ کہ برے رنگ میں اور تکلیف دہ رنگ میں واپس کریں۔ اور اگر بری بات کہی ہے تو بری بات کے نتیجے میں آنحضرت ﷺ کا اسوہ یہ تھا کہ صبر اختیار فرماتے تھے اور صبر کے ساتھ بری باتوں کو برداشت کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات دینی غیرت کے تقاضے جواب دینے پر آپؐ کو مجبور کر دیا کرتے تھے۔ یہ ایک الگ مضمون ہے۔ لیکن ہر تلخی کو آپؐ نے حوصلے اور صبر کے ساتھ برداشت فرمایا۔ پس یہ وہ سوسائٹی کا Soil ہے یہ وہ سرزمین ہے جو نیک باتوں کی نشو و نما کے لئے تیار کی جاتی ہے۔ اگر نیک باتیں‘ نیک نصیحتیں سننے والے اچھا رد عمل دکھائیں گے تو یہ ایک زرخیز زمین بن جائے گی۔ جہاں پر بیج جو گرتا ہے وہ اگے گا اور نشو و نما پائے گا۔ اور اگر اس زمین میں صلاحیتیں ہوں تو برے بیج کو قبول کرنے کی بجائے اسے رد کر دے گی۔ اور محض نیکی کا بیج ہے جو قبول کرے گی۔ اور وہ اس کی نشو و نما کا موجب بنے گی۔

پس میں اس وقت جماعت کی عمومی سرزمین کی فکر میں ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جماعت کی زمین ایک‘ ایسے زرخیز Soil یعنی وہ زمین جس میں کہ چیزیں اگتی ہیں‘ ایسے زرخیز کھیتوں میں تبدیل ہو جائے کہ جس کے نتیجے میں امر بالمعروف ایک عام رواج پا جائے اور نہی عن المنکر کہنے والا یہ خوف نہ کرے کہ اس کے ساتھ جواباً سختی کا سلوک کیا جائے گا۔ بعض لوگ تو ایسی سختی کا سلوک کرتے ہیں کہ قطع نظر اس کے کہ نیک نصیحت کرنے والا واقعتاً عمل پیرا ہے یا نہیں۔ ان کو نصیحت کی بات پتھر کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ اور جب تک وہ جوابی پتھر نہ مار لیں اس وقت تک ان کو چین نہیں آتا۔ حالانکہ نصیحت کرنے والا عاجز‘ منکسر المزاج صاف بات کرنے والا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے نتیجے میں خاندانی جھگڑے چل پڑتے ہیں۔

(از خطبہ ۲۶۔ اگست ۹۴ء)

جب تک دعا کرنے والا اپنے اندر ایک صلاحیت اور اتباع کی عادت نہ ڈالے دعا کارگر نہیں ہو سکتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۹- نبوت- ۱۳۷۳ ھش ۱۹- نومبر ۱۹۹۴ء

وقارِ عمل

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جماعت احمدیہ کا جو تنظیمی ڈھانچہ قائم کیا اس میں جو بے شمار خوبیوں اور اپنوں اور غیروں کے لئے حیران کن مثالیں موجود ہیں۔ ان میں ایک اہم بات وقار عمل کی ہے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی جو برکات انسانی زندگی اور اجتماعی زندگی پر مرتب ہوتی ہیں ان کا بہت بڑا فائدہ وقار عمل سے پہنچتا ہے۔

سماجی طور پر انسانوں کو جو برتری معاشرے میں ہوتی ہے۔ وہ بعض اوقات ناگوار رنگ میں طبقاتی فاصلوں میں بدل جاتی ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے گزشتہ خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی اوپر والی اور نیچے والی سطح میں کوئی ناقابل عبور فاصلہ نہیں ہے اور دونوں سطحوں کو آپس میں ملانے والے ایسے کئی راستے موجود ہیں جن سے ان طبقات کو باہم اکٹھا کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

بیت الذکر میں نماز کی ادائیگی میں ایک امیر ترین شخص ایک غریب ترین شخص کے ساتھ اور ایک اعلیٰ ترین افسر ایک سب سے نچلے درجے کے افسر کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہوتا ہے۔ دونوں کے پاؤں کے نیچے ایک جیسی صف اور دونوں کے سر کے اوپر ایک جیسی چھت ہوتی ہے۔

اسی سپرٹ کا ایک اور انداز وقار عمل میں نظر آتا ہے۔ جب ڈاکٹر، وکیل، اعلیٰ فوجی افسر اور عام مزدور، خوانچہ فروش، تانگے والا یا معاشرے میں مقابلتہً معمولی حیثیت رکھنے والے سب مل کر اپنے ہاتھ سے گلیوں بازاروں سڑکوں پر کام کرتے ہیں۔ یہ ایک نہایت حسین اور دلکش نظارہ ہوتا ہے۔ ایک ہی صف میں محمود و ایاز کے جمع ہو جانے کا منظر دکھائی دیتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک نہایت قابل فخر واقعہ محفوظ ہے۔ شدھی کی مہم کو روکنے کے لئے جماعت احمدیہ کے رضاکار مجاہدین جب ملکانہ پہنچے تو ایک عورت جس کو انہوں نے شدھ ہونے سے بچا لیا تھا یہ شکایت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں بھجوائی کہ میری زمین پر فصل تیار ہے لیکن کوئی کاٹتا نہیں کیونکہ میں نے شدھ ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا اس عورت کی فصل ہم کاٹیں گے چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد پر جماعت احمدیہ کے پڑھے لکھے گریجوایٹ، سرکاری افسر، وکیل، ڈاکٹر وغیرہ وغیرہ سبھی معاشرے میں اچھی حیثیت کے مالک تھے۔ اس خاتون مائی جمیّا کے کھیتوں پر پہنچ گئے اور درانتیاں ہاتھوں میں سنبھال لیں اور ایک تاریخی وقار عمل انجام دیا گیا۔ وقار عمل کی ہماری جماعتی تاریخ ایسے بے شمار واقعات سے روشن ہے۔

اس کے علاوہ جب بھی کہیں بارشوں اور آفات کا سامنا ہوا ہے جماعت احمدیہ کے نوجوان گرے ہوئے گھروں کی تعمیرِ نو کے لئے وقار عمل کرنے پہنچ جاتے ہیں۔

ربوہ کے مقامی شہری مسائل کے حل میں وقار عمل بہت فائدہ مند ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔ اپنے گھر سے باہر نکل کر گھر کے سامنے کی سڑک یا گلی کو صاف کرنا۔ پانی کے اخراج کی نالی کو سیدھا کرنا۔ گڑھے پر کرنا۔ اس کو خوبصورت بنانا یہ ساری باتیں انسانی وقار کو بہت اونچا کر دیتی ہیں۔ اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی ایک خوبصورت لذت اس کے علاوہ حاصل ہوتی ہے۔

اس نیک کام اور حسین روایت کو زندہ رہنا چاہئے۔

عافیت میری ترے دستِ کرم کا معجزہ
تیرے سائے میں پہنچ سکتا نہیں کوئی گزند
مجھ سے کر ایسی محبت مَیں زمانے سے کہوں
"یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند"

ابوالاقبال

جو دن کو تیری صباحت کا جام کہتے ہیں
بہار کو وہ ترا اذنِ عام کہتے ہیں

یہ نُورِ صبح درخشاں یہ نیلگوں سائے
انہی کو ہم تیرے دیوار و بام کہتے ہیں

چلے جو تم تو بہاروں کو ساتھ لے کے چلے
چمن میں اس کو صبا کا خرام کہتے ہیں

کسی کے واسطے جینا کسی کا ہو رہنا
اسی ادا کو بقائے دوام کہتے ہیں

تمہاری بات ہے بے رنگ و بے اثر واعظ
جو دل میں اُترے ہم اُس کو کلام کہتے ہیں

یہ مغفرت ہے کسی کی کہ عیب ہیں مستور
نصیر لوگ ہمیں نیک نام کہتے ہیں

نصیر احمد خان

ایم ٹی اے کے پروگرام

سوموار ۲۱- نومبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	لندن ٹائم	تفصیل پروگرام
6-15 رات	1-15	تلاوت
6-30 رات	1-30	ملاقات- ہومیوپیتھی کلاس
7-30 رات	2-30	نظم
7-40 رات	2-40	نظموں کا صحیح تلفظ۔ میزبان مکرمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ
8-05 رات	3-05	ہمارا ماضی تاریخی آثار کی روشنی میں LIMPSES OF PAST FROM UR ARCHIVE
8-45 رات	3-45	نظم
8-50 رات	3-50	کل کے پروگرام

منگل ۲۲- نومبر ۱۹۹۴ء

پاکستان ٹائم	لندن ٹائم	تفصیل پروگرام
6-15 رات	1-15	تلاوت
6-30 رات	1-30	ملاقات- ہومیوپیتھی کلاس
7-30 رات	2-30	نظم
7-35 رات	2-35	دینی اخلاق- گفتگو از مولانا لئیق احمد طاہر صاحب
7-50 رات	2-50	نظم
8-00 رات	2-50	گفتگو از مکرم فرید احمد نوید صاحب
8-30 رات	3-30	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از مکرم نصیر احمد صاحب قمر
8-40 رات	3-40	نظم
8-50 رات	3-50	کل کے پروگرام

ہومیوپیتھک کلاس نمبر ۴۱

کاربوویج- پیٹ کی ہوا' پیٹ کے کیڑوں کی دوا

پیٹ کے کیڑوں کی دیگر ادویہ' حمل گرنے اور بانجھ پن کی ادویہ

کالی فاس کے لمبے استعمال کے مضر اثرات' کینسر کی ادویہ

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "ملاقات" میں ہومیوپیتھی کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات

فرمودہ ۷- نومبر ۱۹۹۴ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیوپیتھک کلاس نمبر ۴۱

لندن: ۷ نومبر ۱۹۹۴ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیوپیتھی کے سبق میں آج کاربوویج کا ذکر فرمایا اور دوا کے اہم خواص اپنے ذاتی تجربہ سے بیان فرمائے۔

کاربوویج Carbo Veg

حضرت صاحب نے اس دوا کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کاربوویج ویجی ٹیبل کاربن کو کہتے ہیں۔ عام لکڑی کے کوئلہ کو ویجی ٹیبل کاربن کہا جاتا ہے۔ گیس کم کرنے کے لئے جو ٹکیاں دی جاتی ہیں۔ وہ کاربوویج ہوتی ہے۔

ہومیوپیتھی کے بانی ڈاکٹر ہنی من نے اس دوا کی پروونگ کی تو اس کو اس کے بہت سے اثرات نظر آئے۔ کاربوویج ایلوپیتھک شکل میں پیٹ کی ہوا کو کم کرنے کے لئے دی جاتی ہے۔ یہ ہوا کو جذب کر لیتی ہے۔ یہ معدے کے ایسڈز کے خلاف رد عمل کر کے ہوا کو نہیں روکتی بلکہ ہوا کو جذب کر کے یہ ٹکیہ پھول جاتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہومیوپیتھی میں کاربوویج پیٹ کی ہوا کو دور کرنے کے لئے [دی] جاتی ہے۔ یہ جسم میں ہوا پیدا کرنے والی [ا]شیاء کے خلاف رد عمل پیدا کرتی ہے۔ لیکن [ا]ن چیزوں پر رد عمل کرتی ہے۔ یہ بات اہم ہے۔

کاربوویج کا مزاج ایسا ہے کہ سارا جسم دفاعی [طا]قتیں کھو بیٹھتا ہے۔ اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے [ہی]ں۔ جیسے کوئی رد عمل ہی نہ ہو۔ مریض سخت [سر]دی محسوس کرتا ہے۔ اس سے وریدوں veins کا خون متاثر ہوتا ہے۔ شریانوں Arterie[s] کا نہیں۔

ایسا مریض جو اس مزاج کا ہو۔ دفاع کو کسی [...] کے خلاف طاقت ہی نہ ہو۔ پھر کئی قسم کے [کیڑ]ے Worms معدے میں ہوتے ہیں۔

کئی قسم کے جراثیم انتڑیوں میں پل رہے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے فضلے بنانے لگ جاتے ہیں۔ جو اتنے بدبودار ہوتے ہیں کہ کاربوویج کے نام کے ساتھ ہی بدبو لازم ہو گئی ہے۔ اس کے بیکٹیریا معدے اور انتڑیوں پر بھی اثر کرتے ہیں۔ کاربوویج میں اوپر کی طرف ہوا کے دباؤ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مگر یہ لازمی نہیں۔ انتڑیوں میں خوراک کو دھکیل کر آگے کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ جب کوئی حرکت نہ ہو گی تو اوپر کی طرف دباؤ ہو گا۔ ایسے مریضوں کو لگتا ہے کہ پیٹ میں ہر چیز رک سی گئی ہے۔

کاربوویج اور کاربوانیمیلس Carbo Animalis اس پہلو سے مشترک ہے کہ نہ صرف اینٹی بیکٹیریل ہے بلکہ جیمبڑوں پر بھی اثر رکھتی ہے۔ معدے اور انتڑیوں کی سب سے مشکل بیماری پیٹ کے کیڑوں Worms کی ہے۔ اگر ان پر کنٹرول ہو جائے تو بہت سی بیماریوں سے نجات مل جاتی ہے۔ اگر مختلف غدودوں کے لعاب Secretions کا توازن بگڑ جائے تو بیکٹیریا وغیرہ پنپیں گے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ معدے کا توازن بگڑے تو معدے کا ایسڈ ہونا لازمی ہے۔ معدے کی تیزابیت HCL ہائیڈرو کلورک ایسڈ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ معدے کا وہ حصہ جو انتڑیوں کی طرف رخ رکھتا ہے وہ تیزابیت کے اثر سے سکڑ جاتا ہے اس کو Pyloric End کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے معدہ میں سے کھانا نکلنے میں دیر لگ جاتی ہے۔ معدے کا Stagnant ہونا کاربوویج سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ کاربوویج میں ساری کھانے کی نالی کی حرکت میں کمی شامل ہے۔ پیٹ کے کیڑوں سے جو ہوا پیدا ہوتی ہے وہ زیادہ تر انتڑیوں میں ہوتی ہے۔ صرف معدے میں نہیں ہوتی۔ انتڑیاں سکڑ جائیں یا کمزور ہو جائیں تو سارا نظام بگڑ جاتا ہے۔ کھانا

ہضم ہونے کی بجائے گیس پیدا کرتا ہے۔ لیکن اس میں بدبو نہ ہو گی۔ اس سلسلے میں چوٹی کی دوا چائنا ہے۔ اس کو ملیریا کے بعد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ چائنا کونین ہے۔ چائنا وہ درخت ہے جس سے کونین بنتی ہے۔ یہ خشکی پیدا کرتی ہے۔ اس کی وجہ سے جب ہوا پیدا ہوتی ہے تو چہرہ خشک اور زرد PALE ہو جاتا ہے۔

پیٹ کے کیڑوں کی دوائیں

اگر چائنا کا مزاج ہو تو کاربوویج اثر کرے گی۔ جو بیکٹیریا یا WORMS والا حصہ ہے وہ سب سے مشکل ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کی موثر دوائیں درج ذیل ہیں۔

سٹینم STANNUM- سیناڈیلا- اس کا استعمال کم ہوتا ہے۔ اس کو چھینکوں کیلئے اتنا استعمال کیا جاتا ہے کہ جیسے یہ کسی اور کام کے لئے ہے ہی نہیں۔ اس کا پیٹ کے کیڑوں سے گہرا تعلق ہے۔

تیسری دوا ہک ورمز Hook Worms کے لئے ہے۔

کاربوانیمیلس CARBO ANIMALIS

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے ایک دفعہ وقف جدید میں پیٹ کے کیڑوں کے لئے ایک کمبی نیشن بنایا تھا۔ بعض کمبی نیشن وقتی طور پر بنا لینے چاہئیں۔ ہر مریض اور مرض کو علیحدہ علیحدہ جانچنا بڑا وقت طلب مسئلہ ہے۔ یہ تین دوائیں بہت حد تک موثر ہوتی ہیں۔

سٹینم Stannum یہ ورمز کو پگھلا دے گی۔ ان میں جان نہیں رہے گی۔ ورمز کو نشوونما کے لئے جو آب و ہوا اور ماحول چاہئے اس کو ختم کر دے گی اور صحت مند ہوا اس کے لئے گویا زہر قاتل ہو جائے گی۔

چھونوں کا علاج

حضرت صاحب نے فرمایا چھونوں کے لئے میٹھا کھانا اچھا علاج ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ میٹھا زیادہ کھانے سے چھونے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ چھونے میٹھے سے بھاگ کر جسم سے باہر نکلتے ہیں اور مقعد کے ارد گرد سوزش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ورمز انڈے دینے کے لئے باہر آتے ہیں اور مقعد کے ارد گرد جلد پر انڈے دے کر واپس جسم میں چلے جاتے ہیں ایسے بچے کو تیل یا ویزلین لگا دی جائے تو انڈے بے کار ہو کر یا پھسل کر گر جاتے ہیں۔ اور موثر نہیں رہتے۔

چھونے میٹھے سے نفرت کی وجہ سے باہر آ جاتے ہیں ایسے وقت میں مقامی طور پر چھونے مارنے کی کوئی دوا لگا دی جائے تو یہ مر جائیں گے۔ انڈوں کی روک تھام اور چھونے مارنے کے لئے سٹینم بہت اچھی دوا ہے۔ سیناڈیلا بھی موثر ہے۔ بعض ورمز بڑے لمبے لمبے ہوتے ہیں۔ افریقہ اور بھارت میں اس کو بڑی مہارت سے نکالا جاتا ہے۔ ایک کانٹے پر اس کا سرا لپیٹ کر اسے آہستہ آہستہ لپیٹ کر باہر نکالتے ہیں۔ اگر یہ ٹوٹ کر اندر رہ جائے تو بہت تکلیف کرتا ہے۔

جس طرح سٹینم کیڑوں کو پگھلا دیتی ہے اسی طرح سلیشیا بھی اثر کرتی ہے۔ مگر وجوہات مختلف ہیں۔ سلیشیا تو ہر جگہ بیرونی مادے کے خلاف لڑتی ہے۔ یہ ایک حیرت انگیز نظام ہے اللہ کی قدرت نمائی کا مظاہرہ ہے۔ لیکن اگر انتڑیوں کی سطح پر کوئی بیرونی چیز ہے تو اس پر یہ اثر نہیں کرے گی۔ سلیشیا خون کے خلیوں کے اندر بھی اثر کرتی ہے۔

حمل گرنے کے رجحان کا علاج

سلیشیا حمل گرنے کے رجحان کو بھی درست کرتی ہے۔ ضرورت سے زیادہ زود حسی Hypersensitivity پر بھی اثر کرتی ہے۔ امریکہ کی جدید ریسرچ نے بتایا ہے کہ انٹی باڈیز ۴۰ فیصد کیسز میں حمل گرانے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ جسم کا دفاعی نظام ایسا ہے کہ جنین جو جسم کا اپنا وجود ہے اس پر ہی حملہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کو بچانے کے لئے اللہ نے رحم کے اوپر نظام دفاع بنا دیا ہے۔ ہر بچے پر یہ حملہ ہوتا ہے۔ رحم کے ارد گرد کا نظام اس سے لڑتا ہے۔ ایسا نظام دیکھ کر کوئی پاگل ہی ہو گا جو دہریہ رہے۔ اسقاط کا رجحان دفاع کی کمزوری یا ضرورت سے زیادہ زود حسی ہونے Oversensitivity کی وجہ سے ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا لیکن یہ بات مجھے درست نہیں لگتی۔ کیونکہ ہر بچے پر انٹی باڈیز متحرک ہو جاتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایسی خواتین جن میں عادتاً حمل گرتا ہے ان پر سلیشیا کا تجربہ کرنا

باقی صفحہ ۶ پر

بقلم نسیم سیفی

محترم ماسٹر رحمت اللہ صاحب واثق

سابق سکاؤٹ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان آپ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں تشریف لائے۔ میں اس وقت وہاں کرسی پر بیٹھا تھا۔ جھٹ سے اٹھ کھڑا ہوا اور آپ سے بیٹھنے کے لئے کہا۔ آپ نے روایتی طور پر میرے مربی ہونے کی تعریف کی اور میرے کام کو سراہتے ہوئے کہا۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں نے کہا آپ سے مار کھائی ہوئی ہے۔ آپ ضرور بیٹھیں۔ کہنے لگے کہ جو تعلیم حاصل کی ہے اس کا ذکر نہیں کرتے مار کا ذکر کرتے ہو۔ میں نے کہا جی بات یہ ہے کہ جو کچھ زیادہ ملا اسی کا ذکر کر رہا ہوں۔ تعلیم بھی حاصل کی۔ ممنون ہوں۔ لیکن تعلیم سے زیادہ آپ کی طرف سے مار ملی اس لئے مار کا تذکرہ کر رہا ہوں۔ دراصل محترم ماسٹر واثق صاحب کو پیار سے بھی مارنا آتا تھا اور غصے سے بھی۔ پیار سے وہ یوں مارتے تھے کہ بنچوں کی دو قطاروں کے درمیانی جو فاصلہ ہوتا ہے اس میں گذرتے ہوئے ہر طالب کی کمر پر ایک مکا مارتے تھے۔ یہ ان کے پیار کا مکا ہوتا تھا۔ لیکن پیار کا مکا ہونے کے باوجود درد کا تو بہرحال باعث بنتا ہی تھا۔ اور مجھ جیسے نحیف و نزار طالب علم کے لئے تو ان کا مکا خاصی مشکل سے برداشت کیا جاتا تھا۔

اور غصے سے بھی مارنا آپ کو آتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ باہر میدان میں کلاس لگی ہوئی تھی آپ سکاؤٹنگ کا ایک رسالہ طلباء کو دکھا رہے تھے۔ ان کی کیمپنگ 'ان کی بھاگ دوڑ' اور ان کی اور کارکردگی کے کارنامے۔ آپ تصاویر بھی دکھا رہے تھے اور ان کی تعریف بھی کر رہے تھے' ایک شاگرد نے جس کا نام اب یاد تو نہیں لیکن نواز رکھ لیجئے ماسٹر صاحب سے کہا کہ ماسٹر جی یہ سکاؤٹ تو بہت کچھ کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں ہمارے سکاؤٹ 'ابھی وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ آپ نے اسے قطار میں سے اپنے پاس بلا لیا اور غصے کی مار دینے لگے۔ تھپڑ بھی مارے' مکے بھی مارے۔ اور کچھ ٹھڈے بھی مارے۔ یہ ان کے غصے کی مار تھی۔ عام طور پر اگر کسی نے سبق یاد نہ کیا ہو تو وہ کچھ نہیں کہتے تھے۔ غالباً اس لئے کہ پیار کے مکوں ہی سے ان کی تسلی ہو جاتی تھی۔ اگر کلاس میں تیس طالب علم ہوں اور وہ دو رویہ بنچوں میں سے ہوتے ہوئے تیس طالب علموں کو ایک ایک مکا مار لیں تو یقیناً ان کی تسلی ہو جانی چاہئے تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تسلی ہو جاتی تھی۔ سوائے اس کے کہ کوئی طالب علم ایسی کوئی بات کہہ دے جو ان کی شان کے شایان نہ ہو جیسی کہ نواز نے کہی۔ اور اس کی پٹائی کی گئی۔

میں ان کی اس پیار کی مار سے ہی اتنا ڈرتا تھا کہ جب ان کا مکان اور میرا مکان تھوڑے ہی فاصلے پر تھا۔ اور درمیان میں صرف ایک خالی میدان تھا۔ جب میں ان کے مکان کے پاس سے گذرتا' سکول جاتے ہوئے' تو دعا کرتا۔ کہ یا اللہ اگر آج مکا نہ پڑا تو دو نفل پڑھوں گا۔ اس سے ذرا آگے جاتا تو خیال آتا کہ وہ تو دو دو تین تین چار چار دفعہ دو رویہ بنچوں میں سے گذرتے ہیں اور ہر دفعہ مکا لگاتے ہیں۔ تو دو نفل اور بڑھا دیتا۔ پھر ذرا آگے جاتا تو مار کے ڈر سے دو نفل اور بڑھا دیتا۔ مجھے یاد ہے کہ اس طرح میرے ذمہ چھ چھ آٹھ آٹھ نفل روزانہ ہو جاتے جو مجھے عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنے پڑتے۔ کیوں کہ دعا کرنے کے باوجود یہ دعا اس رنگ میں قبول نہیں ہوتی تھی جس رنگ میں اس کے قبول کئے جانے کی خواہش تھی۔ ممکن ہے اس طرح قبول ہوتی ہو کہ ان کے ہر مکے سے سبق بھی یاد ہوتا تھا اور غالباً ذہن بھی تیز ہو جاتا تھا۔ اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

لیکن بہرحال یہ ان کی عادت تھی اور یہ ان کی پیار کی مار تھی۔ اور وہ ہر طالب کو مکا مار کر مسکرایا کرتے تھے اور ان کا مسکرانا یوں بھی اچھا لگتا تھا اس لئے کہ انہوں نے چھوٹی چھوٹی داڑھی کے ساتھ جو مونچھیں رکھی ہوئی تھیں انہیں وہ تاؤ دیا کرتے تھے۔ اور تاؤ دی ہوئی مونچھوں کے ساتھ جب وہ مسکراتے تو ان کے چہرے پر خوبصورتی پھیل جاتی تھی۔

بہرحال یہ تھا ان کا سکول میں طالب علموں سے سلوک۔ لیکن محترم ماسٹر واثق صاحب نے محلہ کی بھی بہت خدمت کی۔ چونکہ آپ سکاؤٹ ماسٹر تھے۔ اس لئے چاق و چوبند تھے اور ان دنوں مجھے یاد ہے کہ ہمارے محلہ دارالفضل میں چوریوں کی بہتات ہو گئی۔ آپ کو جس وقت یہ پتہ چلتا کہ کہیں چوری ہوئی ہے بگل بجاتے تھے اور محلہ کے لوگ اکٹھے ہو جاتے تھے۔ یہ تو مجھے یاد نہیں کہ کبھی اس طرح چور پکڑا گیا تھا یا نہیں لیکن یہ خوب یاد ہے کہ ان کے بگل کی آواز سنتے ہی دوست میدانوں میں نکل آتے تھے۔ اور ادھر ادھر بھاگ دوڑ شروع ہو جاتی تھی کہ چور آیا تھا تو گیا کہاں۔

بعض اوقات کافی دیر تک چور کی تلاش جاری رہتی اور میں نے کئی دفعہ سنا کہ ایک سے زیادہ دفعہ بگل بجتا تھا۔ مثلاً بارہ بجے بگل بجا۔ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے میدانوں کی طرف دوڑے۔ اور پھر واپس گھروں کو چلے گئے۔ دو بجے پھر بگل بجا۔ گویا کہ پہلے بارہ بجے یہ احساس ہوا کہ چوری ہونے لگی ہے پھر دو بجے احساس ہوا۔ پھر اس کے بعد غالباً چار بجے۔ تو اس طرح محترم ماسٹر واثق صاحب نے محلہ کو خوب بیدار رکھا۔ تمام لوگ ان کے ممنون تھے چور پکڑا جائے یا نہ پکڑا جائے۔ لیکن لوگوں کو اس وقت بیدار کر دینا جب چوری کا امکان ہو یہ بہت بڑی بات تھی۔ اور سب لوگ اس بات کی تعریف کرتے تھے کہ یوں لگتا ہے ماسٹر صاحب ساری رات جاگتے ہی رہتے ہیں اور بگل ان کے ہاتھ میں رہتا ہے۔ کہ جب بھی ذرا بھنک پڑتی ہے کہ کہیں چوری ہونے لگی ہے وہ فوراً بگل بجا دیتے ہیں۔ یہ ان کی بہت بڑی خدمت تھی۔ جو وہ محلہ کے لئے سرانجام دیتے تھے۔

میں جب ان کے گھر کے پاس سے گذرتے ہوئے سکول جاتا تھا تو بعض اوقات ایسے ہوتا کہ وہ بھی اسی وقت اپنے گھر سے باہر نکلتے۔ میں تو پہلے ہی ان سے ڈرا ہوا تھا۔ ان کی شکل دیکھ کر اور ان کے ساتھ ساتھ چل کر اور بھی ڈر لگتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کا دل محبت سے معمور تھا۔ انہوں نے اگر مکے مارے تو محبت کے مکے اور بعد میں پیار کیا تو اتنا پیار کیا کہ بہت کم استاد اتنا پیار کرتے ہیں اور میں اپنے متعلق یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میری جو انہوں نے مختلف اوقات میں عزت افزائی کی وہ مجھے بہت کم لوگوں سے ملی ہے۔ گویا کہ ایسے استاد تھے اور ایسے ہمسائے تھے کہ پیار بھی کرتے تھے اور عزت بھی کرتے تھے۔ محلے والوں کی خدمت بھی کرتے تھے۔ اللہ انہیں ان تمام باتوں کی جزا دے۔

ابن العطاء

میرا کالم

پاکستان کے مختلف شہروں سے ایسے خطوط تو اکثر ملتے رہتے ہیں کہ انکل یہ میری پہلی کوشش ہے میں نے اس سے پہلے تو کبھی شعر نہیں کہے لیکن الفضل میں شائع ہونے والی نظمیں پڑھ کر مجھے بھی شوق پیدا ہوا کہ میں نظم کہوں چنانچہ میں نے یہ نظم کہی ہے۔ آپ مہربانی کر کے میری یہ نظم الفضل میں چھاپ دیجئے۔ اگر اس میں کوئی غلطیاں ہوں تو وہ آپ درست کر دیجئے۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرے بڑے ہی اچھے انکل ہونے کی وجہ سے میری نظم ضرور چھاپ دیں گے۔

بعض اوقات ایسے بھائی اور بہنوں کی نظمیں بھی موصول ہوتی ہیں جو کچھ عرصہ سے نظمیں کہہ رہے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک انہیں وزن پر پورا ضبط حاصل نہیں ہوا۔ لیکن ایسا اتفاق کبھی نہیں ہوا کہ پاکستان کے کسی شہر سے کسی نے ٹیلیفون کر کے کہا ہو کہ انکل یہ میری نظم ذرا درست کر دیجئے۔ ایسا اتفاق ہوا ہے تو آسٹریلیا سے۔

ایک دن میں اپنے اداریئے کا پروف پڑھ رہا تھا کہ آسٹریلیا سے ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ فون کرنے والے نے اپنا نام بتایا کہنے لگے پہچان لیا مجھ کو۔ میں نے انہیں غلط پہچان کر کسی اور کے متعلق بھی بتایا کہ نہ صرف آپ کو پہچان لیا ہے بلکہ یہ بتایئے کہ نجمی کا کیا حال ہے کہنے لگے نجمی کون۔ جب انہوں نے کہا کہ نجمی کون تو میں ٹھٹکا کہ پہچان غلط ہو گئی۔ میں نے کہا ہمارے بھی ایک عزیز اسی نام کے وہاں موجود تھے ان کی بیگم کا نام نجمی ہے۔ اور وہ میری رشتہ دار ہیں۔ کہنے لگے وہ تو یہاں سے جا چکے ہیں۔ میں فلاں ہوں اور انہوں نے اپنا تعارف کروایا اور کہنے لگے کہ میں شاعر وائر تو نہیں ہوں لیکن شعر کہتا ہوں۔ اور یہاں کے تمام دوست مجھے شاعر مانتے ہیں۔ بلکہ کئی دوست تو مجھ سے اصلاح بھی لیتے ہیں۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا بھانڈا نہ پھوٹ جائے۔ اس لئے اگر آپ میری نظموں کی اصلاح کر دیا کریں تو میں آپ کا ممنون ہوں گا۔ آپ کے پاس فیکس تو ہے نا۔ میں نے کہا کہ فیکس تو میرے پاس نہیں ہے۔ کہنے لگے اور کس کے پاس ہے۔ میں نے بعض دوسرے دفاتر کا ذکر کیا وہاں فیکس موجود ہے۔ کہنے لگے جلسہ سالانہ آنے والا ہے۔ میں نے اس موقعہ کے لئے ایک نظم کہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے ٹھیک کر دیں۔ میں ٹیلیفون پر ہی آپ کو نظم سنا دیتا ہوں۔ میں نے یہ سوچ کر کہ اداریہ کا پروف پڑھ رہا ہوں۔ دفتر میں اس وقت مصروفیت بہت زیادہ ہے۔ ان سے کہا کہ آپ ٹیلیفون پر نظم نہ پڑھیں۔ مجھے بھیج دیں' کہنے لگے اس پر تو بہت وقت لگے گا۔ کہیں فیکس قریب ہی ہو تو میں آپ کو نظم فیکس کر دوں اور پھر آپ بھی مجھے فیکس کے ذریعے نظم واپس کر دیں تو میں جلسے پر پڑھ سکوں۔

ٹیلیفون کی گونج ابھی کان میں موجود تھی کہ ڈاکیہ سویڈن سے ایک خط لے آیا۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ میں شاعر وائر تو نہیں ہوں۔ لیکن الفضل میں نظمیں پڑھ کر مجھے بھی شوق پیدا

باقی صفحہ ۷ پر

خورشید عطاء

واقفینِ نو

خورشید عطاء صاحبہ اپنی کتاب واقفینِ نو میں مزید کہتی ہیں۔

دوسرا دور پیدائش کے بعد۔ ایک سال کی عمر تک Infantile Period ننھے بچے کے متعلق یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ ابھی بچہ ہے اسے کچھ علم نہیں۔ بچہ کی حسیات بڑوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔ وہ غیر محسوس طور پر بغیر کسی کوشش کے قدرتی انداز میں ماحول سے بہت تیزی کے ساتھ اکتساب کرتا ہے اس لئے مندرجہ ذیل خصوصیات بڑی آسانی سے ان میں پیدا کی جاسکتی ہیں۔

پابندیٔ وقت ہر بچہ قدرتی طور پر صبح خیز ہوتا ہے۔ وقت پر اسے بھوک لگتی ہے اور حوائج ضروری سے بھی کم و بیش وقت پر فارغ ہوتا ہے سوائے بیماری کے۔ اس لئے اس مقررہ اوقات میں ہی اس کی ضروریات پوری کریں۔ آپ وقت کی پابندی کریں گی وقت پر سلائیں گی اور وقت پر نہلائیں گی۔ وقت پر دودھ دیں گی تو وہ اہم خصوصیت اس عمر سے ہی اپنا لے گا۔

پاکیزگی پاکیزگی کا احساس قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ بچہ جس وقت پیشاب یا پاخانہ کرے اسے فوری طور پر دھلایا جائے۔ گاؤں وغیرہ میں مائیں اکثر کپڑے سے پونچھ ڈالنے پر ہی اکتفا کرتی ہیں۔ اس سے جہاں پاکیزگی کا لحاظ متاثر ہوگا وہاں خارش اور بدبو پیدا ہوگی۔ خارش کی وجہ سے بچہ یا تو جھنجلائے گا روئے گا۔ اگر کچھ بڑا ہے تو خارش کرنے کی کوشش کرے گا۔ کھجانا بعض اوقات برے نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ مثلاً بڑے ہونے کے بعد جنسی بے راہروی۔ نیز ڈائپر اور Pampers (پلاسٹک کے جانگیے) صرف اشد ضرورت کے وقت ہی استعمال کریں۔ اس کی عادت بچہ میں پاکیزگی کا احساس پیدا نہیں ہونے دے گی۔

نیز Pampers کے استعمال سے چلنا سیکھنے والے بچوں کی چال بگڑ جاتی ہے۔ بطخ کی سی چال ہو جاتی ہے۔ بچے پاؤں چوڑے کر کے چلنے لگتے ہیں۔

ضد سے محفوظ رکھنے کیلئے دودھ کے مقررہ اوقات ہر بچہ میں مختلف ہو سکتے ہیں۔ انفرادی فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے بچہ کو رونے سے قبل ہی خوراک دے دینی چاہئے۔ ورنہ اس کو رو کر ہی دودھ مانگنے کی عادت پیدا ہو جائے گی (رونا غصہ کی علامت بھی ہوتا ہے۔ غصہ میں دودھ پینا نظام انہضام میں خلل ڈال سکتا ہے) رو کر مانگنے سے ضد کی عادت پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

خود اعتمادی بچہ پہلا قدم اٹھائے تو گھبراہٹ کا اظہار نہ کریں۔ اسے کوشش کرنے دیں۔ گرنے پر بھی تشویش کا اظہار نہ کریں۔ ہائے کہہ کر اسے خوفزدہ نہ کریں۔

بہادری خوف سے محفوظ بچے ہی بہادر بن سکتے ہیں (بہادر لوگوں کی کہانیاں تو بعد میں پڑھ سکیں گے)

خوف سے محفوظ رکھنے کے لئے والدین کو علم ہونا چاہئے کہ بچہ کن چیزوں سے خوف کھاتا ہے۔ تاکہ اس سے حفاظت کر سکیں۔ خوف کی ابتدا تین باتوں سے ہوتی ہے۔

(ا) تیز آواز جو اچانک پیدا ہو مثلاً بچے کے پاس زور سے تالی بجانا کہ وہ چونک اٹھے۔ کوئی سی Thrilling آواز، زور سے دروازہ بند ہو جانا۔ وغیرہ بچے کو چونکا دینا اسے خوفزدہ کر دینے کے مترادف ہے۔

(ب) گرنے کا احساس گرنے کا احساس بچوں میں Sense of insecurity عدم تحفظ کا احساس پیدا کر دیتا ہے اور یہ چیز بھی خوف کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے بچے کو ایک ہاتھ سے اٹھانا مناسب نہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بچہ رو رہا ہے ماں نے جھلا کر ایک بازو سے پکڑ کر اٹھایا تو بچہ اور زور سے رونا شروع کر دیتا ہے۔ اس لئے اس طرح اٹھایا جائے کہ وہ محسوس کرے وہ محفوظ ہے۔

(ج) تنہائی اور تاریکی جب بچہ خود کو اکیلا محسوس کرے گا تو اس میں خوف کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ اسی طرح تاریکی میں بھی وہ اس لئے خوف زدہ ہوگا کہ اسے ماں یا کوئی بھی نظر نہیں آئے گا۔ اس لئے ماڈرن طریقے پر بچے کو اکیلے کمرے میں نہیں سلانا چاہئے تاکہ جاگنے پر ماں کو نہ پاکر خوفزدہ نہ ہو جائے۔

دن کو بھی کام کرتے وقت ماں بچے کی نظروں کے سامنے رہے تاکہ اسے احساس تحفظ رہے۔ اس طرح بچہ ماں کی نظروں کے سامنے بھی رہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

فرنٹیئر پوسٹ سے ایک خط

ایک افسوسناک اور تاریک منظر

پی۔ ایس۔ اے۔ آئی کے چند ارکان انگریزی روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ کے خطوط کے کالم میں ۸ نومبر ۱۹۹۴ء کے شمارے میں لکھتے ہیں:۔

ہم قائداعظم یونیورسٹی کے پروفیسر نسیم بابر کے قتل پر اپنے گہرے افسوس اور تشویش کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حکومت پاکستان سے تقاضا کرتے ہیں کہ وہ قاتلوں کو پکڑے اور قرار واقعی سزا دے۔

ڈاکٹر نسیم بابر ایک وسیع حلقے میں تعریف کئے جانے والے انسان تھے۔ اور خاص طور پر تعلیمی حلقے ان سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ وہ ایک ایسے شخص تھے جنہوں نے اپنی عمر طلباء کو بے لوث طور پر علم سکھانے میں گزاری۔ انہوں نے اپنے ملک کے بہتر مستقبل کے لئے انتھک محنت کی۔

ان کے قتل سے پاکستان نہ صرف ایک مثالی شہری سے محروم ہو گیا ہے بلکہ اپنی فیلڈ میں ایک اعلیٰ پائے کے تعلیمی ماہر سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ ہمیں ان جیسے لوگوں کی کس قدر ضرورت ہے۔ ان کی موت قوم کے لئے ایک شدید دھچکا ہے۔

تاہم ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ واقعہ ہم سب کے لئے بہت گہری تشویش رکھتا ہے۔ یہ اس تشدد کی واضح مثال ہے جو پچھلے دس سال سے ہماری یونیورسٹیوں کے در و دیوار میں داخل ہو چکا ہے۔ یہ واقعہ بتاتا ہے کہ کس طرح بعض لوگوں نے اپنے ذاتی خود غرضانہ مفادات کے لئے ہماری قوم کے مستقبل کو داؤ پر لگا رکھا ہے۔

ان لوگوں نے ہمارے بچوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ ان کے پاس اپنے خیالات کے اظہار کا واحد ذریعہ تشدد اور دہشت گردی ہے۔ اس کا نتیجہ ہمارے نظام تعلیم کی مکمل تباہی اور شکست و ریخت کی صورت میں نکلے گا بلکہ شائد یہ ہمارے معاشرے کی تباہی کا بھی ذمہ دار بن جائے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پروفیسر بابر کا نام اس فہرست میں ایک نام کا اضافہ ہے جو بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اس لسٹ میں ہمارے اساتذہ اور طالب علموں دونوں کے نام آتے ہیں جنہوں نے تشدد کے کلچر کی وجہ سے اپنی جانیں گنوائی ہیں۔ آج جب کہ ہمارا حال غیر محفوظ بن چکا ہے اور ہمارا مستقبل غیر یقینی ہے۔ تو ایسے حالات میں ہم بطور ایک قوم کے آگے کس بات کی امید رکھ سکتے ہیں۔ ابھی بھی وقت ہے کہ ہم اپنے وقتی سیاسی مقاصد اور بطور قوم کے اپنے دیرپا مفادات کے درمیان فرق کرنا سیکھیں۔

گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ اس بات کا بندوبست کرے کہ ہمارے تعلیمی اداروں کو جس طرح کا ہونا چاہئے اس طرح کا بنایا جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ ادارے ایسی مقدس جگہیں ہوں جو کہ صرف اور صرف تعلیم کے لئے مختص ہوں۔ جس کے نتیجہ میں ہی ہم ایک بہتر اور زیادہ مستحکم پاکستان کی امید رکھ سکتے ہیں۔

ہمیں اپنے تعلیمی اداروں کو سیاسی جھگڑوں سے محفوظ جگہیں بنانا ہوگا۔ اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حکومت کو دستوری تبدیلیاں لانی ہوں گی۔

جس کسی نے بھی پروفیسر بابر کو قتل کیا ہے اس نے صرف ایک باپ' ایک خاوند' ایک بیٹے' ایک بھائی' ایک محقق اور ایک استاد کو قتل نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس نے اپنی طرح کے تمام لوگوں کو ایک پیغام دیا ہے کہ معصوم لوگوں کو قتل کرنے کا طریقہ اپنے قابل نفرین پروگرام کو آگے بڑھانے کے لئے اب ایک مانا جانے والا طریقہ ہے۔ اس افسوسناک واقعہ کے انسانی جذبات سے قطع نظر ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس کا شاید ایک اور بھی تکلیف دہ پہلو ہے۔ جیسا کہ یہ سب کے علم میں ہے ڈاکٹر بابر احمدیہ جماعت کا ممبر تھا۔ یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ان کا قتل اس مذہبی ناروا داری کا نتیجہ ہو جو ہمارے ملک میں نفوذ کر چکا ہے۔

اس قسم کی ناروا داری اسلام کے احکام کے صریحاً خلاف ہے۔ اور ہمارے بانیوں کی بصیرت کے لئے توہین آمیز ہے۔ اگر حکومت پروفیسر بابر کے قتل کی مکمل طور پر تحقیق کرائے تو وہ یہ بات ثابت کر سکتی ہے کہ وہ مذہبی جنونیوں کی سیاسی مبالغہ آمیزیوں سے مرعوب نہیں ہے۔ حکومت کی طرف سے ایسی مثال قائم کرنے سے عام سوسائٹی کے لئے یہ بات قابل تقلید بن سکتی ہے۔

بین الاقوامی سطح پر بھی پاکستان کی طرف سے تشدد کو رد کرنے کا دعویٰ دوسروں کے لئے تبھی قابل قبول ہو سکتا ہے جب ہم معاشرے کے اندر انصاف مہیا کرنے کی قابلیت کا مظاہرہ کر سکیں۔

ہم حکومت پاکستان سے پر زور درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کیس کی صحیح تحقیق کروائے۔ اور اس جرم کو کرنے والوں کو جلد

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چندریکا کمار اٹنگا سری لنکا کی پہلی خاتون صدر

چندریکا کمار اٹنگا نے ہفتہ کے روز سری لنکا کے صدر کے طور پر حلف اٹھایا وہ سری لنکا کی پہلی خاتون ہیں جو صدر کے عہدہ پر فائز ہوئی ہیں۔ لیکن انہوں نے حلف اٹھانے کے فوراً بعد یہ بات وثوق سے کہی ہے کہ وہ تمام طاقتوں کے منبع صدر کے عہدے کو ختم کر کے ایک مضبوط پارلیمانی سسٹم جاری کریں گی۔ کمار اٹنگا جن کی عمر ۴۹ سال ہے نے کہا کہ وہ اس جنگ زدہ ملک میں امن کے لئے کام کریں گی۔ انہوں نے یہ عہد کیا کہ وہ سری لنکا کی سالمیت کو برقرار رکھیں گی اور لوگوں سے کہا کہ وہ بھی اپنے ملک میں امن اور اس کی خوشحالی کے لئے کام کریں۔ کمار اٹنگا نے کہا کہ آیئے ہم سب مل کر ان ناممکن الحصول بلندیوں تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ آیئے ہم سب مل کر اس مشکل مگر خوبصورت خواب کی تعبیر تلاش کریں۔

پچھلے اگست میں عام انتخابات میں انہوں نے کامیابی حاصل کی اور وزیر اعظم کے عہدے پر متمکن ہوئیں۔ اور صدارتی انتخاب میں بھی انہوں نے ۴۷ لاکھ ووٹ حاصل کئے جو کہ تمام ووٹوں کا ۶۲ فیصد ہیں۔

سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ کمار اٹنگا اپنی ماں اور سابق وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے کو نیا وزیر اعظم مقرر کریں گی۔ لیکن جب وہ دستور کو تبدیل کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو پھر دوبارہ وزیر اعظم کا عہدہ سنبھال لیں گی۔

اپنی نئی صدر کو خوش آمدید کہنے کے لئے ہزاروں لوگ سیکرٹریٹ کو جانے والی سڑکوں پر قطار باندھے کھڑے تھے۔ کمار اٹنگا نے صدر کے لامحدود اختیارات جو اس کو موجودہ دستور کے ماتحت حاصل ہیں کو کم کرنے پر زور دیا۔ اس دستورے مطابق صدر دفاع کا وزیر اور افواج کا کمانڈر انچیف بھی ہوتا ہے۔ کمار اٹنگا کی پارٹی پیپلز الائنس چاہتی ہے کہ پرانا طرز حکومت جو پہلے رائج تھا پھر سے لاگو کیا جائے۔

کمار اٹنگا نے کہا کہ ہم تاملوں کے ساتھ امن سے رہنا چاہتے ہیں لیکن یہ نہیں ہوگا کہ یہ امن کسی بھی قیمت پر حاصل کیا جائے۔ بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ ایک باعزت امن اس لسانی جھگڑے کو طے کرنے کی بنیاد ہو۔

☆O☆

تائیوان میں فوجی ایکشن چین کا نظریہ

چین کے وزیر خارجہ کیان کچن نے کہا ہے کہ چین تائیوان پر حملہ نہیں کرے گا۔ لیکن اگر تائیوان نے مین لینڈ سے آزادی کا اعلان کیا تو پھر چین ملٹری آپریشن کے متعلق بھی سوچ سکتا ہے۔

جاکرتا میں ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملٹری آپشن اس صورت میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے اگر کسی غیر ملکی فوج یا افواج نے تائیوان کا کنٹرول سنبھالنے کی کوشش کی۔ ہم افواج کے ساتھ تائیوان پر حملہ نہیں کریں گے تاہم اگر تائیوان نے آزادی کا اعلان کیا یا غیر ملکی افواج نے تائیوان پر حملہ کیا تو پھر بھی ملٹری آپشن استعمال کرنا ضروری ہو جائے گا۔

چین، تائیوان اور ہانگ کانگ (جو ۱۹۹۷ء میں چین کی عملداری میں چلا جائے گا) یہ تمام اے۔پی۔ای۔سی۔ (ایپک) کے ممبر ہیں۔ اے۔پی۔ای۔سی۔ ۱۹۸۹ء میں قائم کی گئی تھی تا کہ بحرالکاہل کے کنارے واقع تمام اقتصادی طاقتوں کو آپس میں تعاون کرنے کا موقعہ ملے۔ بوگور میں ہونے والی ایپک کی سربراہی کانفرنس میں انڈونیشیا نے تائیوان کے صدر لی تنگ ہوئی کو بیجنگ کی پر جوش مخالفت کی وجہ سے بلانے سے احتراز کیا ہے۔ چین تائیوان کو اپنا باغی صوبہ قرار دیتا ہے۔ جس کو وہ آخر کار حاصل کر کے دم لے گا۔ جب کہ چین ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے۔

یاد رہے کہ جب ۱۹۴۹ء کی خانہ جنگی میں قوم پرستوں کو شکست ہو گئی تو انہوں نے بھاگ کر اس وقت کے فارموسا جس کو اب تائیوان کہا جاتا ہے میں پناہ لی اور اپنی حکومت قائم کر لی۔ اس وقت سے تائیوان اور بیجنگ کی حکومتیں تمام دنیا میں اپنے اپنے لئے سیاسی حمایت کرنے میں مشغول رہتی ہیں دونوں ہی حکومتیں اپنے آپ کو تمام چین کا جائز حاکم کہتی ہیں۔

اگرچہ اب تائیوان اور چین میں اقتصادی تعلقات قائم ہو چکے ہیں لیکن سیاسی طور پر وہ ابھی تک ایک دوسرے سے برسرپیکار رہتے ہیں۔ ہیروشیما میں بھی جو ایشین کھیلیں ہوئی تھیں ان میں بھی چین کے دباؤ کی وجہ سے تائیوان کا صدر ان کھیلوں میں نہیں آسکا تھا۔

☆O☆

بوسنیا کی جنگ میں امریکہ کا فیصلہ بہت کم اثر انداز ہوگا

امریکہ کے سرکاری نمائندوں کا کہنا ہے کہ امریکہ کا یہ فیصلہ کہ وہ بوسنیا کو اسلحہ لے جانے والے جہازوں کو نہیں روکے گا جنگ کے میدان میں کوئی فرق نہیں ڈالے گا۔ لیکن پھر بھی امریکہ کے اس فیصلہ کے خلاف اس کے اتحادیوں فرانس اور برطانیہ نے سخت نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ اس فیصلہ کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ اتحاد کی سالمیت پر اثر پڑے۔

امریکہ کے دفاعی افسروں نے اپنے اس فیصلہ کا دفاع کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ سابق یوگوسلاویہ کے معاملات میں امریکہ کے کردار میں بہت چھوٹی سی تبدیلی ہے اور پابندیوں کے نفاذ کے معاملے میں بہت کم اثر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ البتہ اس بات سے سربوں کو یہ پیغام پہنچانا مقصود ہے کہ ان کے امن معاہدہ کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے پابندیاں ہٹانے کے سلسلے میں دباؤ بڑھ رہا ہے۔ ان افسران کا کہنا ہے کہ جو جہاز ان پابندیوں کے نفاذ میں مشغول ہیں ان کی تعداد انیس ہے جن میں امریکہ کے صرف تین ہیں۔ اور یہ حکم صرف امریکہ کی بعض انٹیلیجنس ایجنسیوں پر لاگو ہوگا۔

اس حکم کے باوجود امریکہ کی دیگر کارروائیاں جاری رہیں گی۔ جن میں سربوں کے خلاف پابندیوں کا نفاذ، بوسنیا میں نو فلائٹ زون پر عمل درآمد اور بوسنیا میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے لئے ہوائی مدد ہیں۔ ایک امریکی افسر کا کہنا ہے کہ پچھلے دو سال میں ۴۲۰۰ جہازوں کو پڑتال کے لئے روکا گیا مگر ان میں سے صرف تین جہازوں پر اسلحہ پایا گیا۔ اس نے کہا کہ امریکی جہاز اب بھی ان تمام جہازوں کو روکیں گے لیکن اگر ان پر بوسنیا کے لئے اسلحہ پایا گیا تو اس کی اطلاع کسی دوسرے کو نہیں دیں گے۔ ایسے جہاز جن پر بوسنیا کے لئے اسلحہ ہوگا ان کو کروشیا بھیجنے کا حکم دیا جائے گا کیونکہ کروشیا کی بندرگاہیں بوسنیا کے لئے مال مہیا کرتی ہیں۔

☆OOO☆

بقیہ صفحہ ۳

چاہئے۔ سلیشیا کا ذکر کیڑوں کے ضمن میں آیا تھا مگر بات رحم کی شروع ہو گئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں اپنی کلاس کو ایک بات تک محدود نہیں رکھنا چاہتا بلکہ دوسری باتیں بھی ساتھ ساتھ بتاؤں گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں سارا میٹیریا میڈیکا نہیں پڑھا سکتا بلکہ میں ہومیو پیتھی کے نظام کو سمجھانا چاہتا ہوں تا کہ اس کا مزاج پیدا ہو جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ وہ میرے اسباق سے میٹیریا میڈیکا بنانا چاہتے ہیں۔ میں تو یہ ذہن میں نہیں رکھ سکتا۔ میری تو یہ کوشش ہے کہ میرے لیکچرز سے میٹیریا میڈیکا کو سمجھنے میں مدد ملے۔ ایک دفعہ دلچسپی پیدا ہو جائے تو کتب ضرور پڑھنی چاہئیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا سال ڈیڑھ سال میں میں یہ اسباق ختم کر لوں گا۔ پھر یہی اسباق دوہرائے جاتے رہیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا حمل کے گرنے یا نہ ٹھہرنے میں حد فاصل بہت بڑی نہیں۔ حمل گرنے کے جو محرکات ہیں وہی حمل نہ ٹھہرنے کے بھی بن جاتے ہیں۔ ایسی دوائیں وہاں بھی استعمال کی جائیں جہاں بچہ ہوتا ہی نہ ہو۔

پلسٹیلا Pulsatilla کا تجربہ یہ ہے کہ جسم موٹاپے کی طرف مائل ہو۔ عام بیماریاں نہ ہوں۔ ہاتھ پاؤں میں گرمی کا احساس ہو تو پلسٹیلا ایسی خواتین کو بانجھ پن دور کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ بعض جگہ یہ زیادہ کامیاب رہی ہے بعض جگہ کم۔ پاکستان میں ۲۰ سے ۳۰ فیصد عورتوں پر کامیاب تھی لیکن یورپ و امریکہ میں بہت کم اثر ہوا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا بانجھ پن پر زیادہ گہری تحقیق کی ضرورت ہے۔ جن کے تجربے میں ایسی دوائیں آئیں وہ مجھے بتائیں۔ ضمناً حضرت صاحب نے میر عبداللطیف صاحب ابن اللہ بخش تسنیم صاحب کے بعض نسخوں کا اشارۃً ذکر فرمایا۔ اور ان کو اس سبق کے ذریعے ہدایت فرمائی کہ وہ ان نسخوں کی پوری تفاصیل سے آگاہ کریں۔

بانجھ پن کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا فاسفورس اس میں مفید ہے۔ ایک کمبی نیشن موٹاپے کے خلاف میں نے بنایا تھا۔ اس کا مقصد زیادہ تر بانجھ پن کو دور کرنا تھا۔ یہ دوائیں مندرجہ ذیل ہیں۔

کولیسٹرینم ۳۰ Cholestrinum

فائیٹولاکا ۳۰ Phytolacca

فاسفورس ۳۰ Phosphorus

یہ تینوں ملا کر دی جائیں۔ بھاری تعداد میں مریضوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ بعض چوٹی کے ہارٹ سرجنز نے گواہی دی ہے کہ جب دوسری ادویہ سے فائدہ نہ ہوا ہو تو ایک ماہ کے استعمال سے اس سے فائدہ ہوا۔

حضرت صاحب نے فرمایا فاسفورس بہت گہری دوا ہے بعض دفعہ فیلوپین ٹیوبیں بند ہونے سے، ان پر چربیاں بیٹھنے سے حمل نہیں ہوتا۔ مغربی ملکوں میں غذائیں اچھی ہوتی ہیں ان میں اس کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کتنے اور کس قسم کے کیسز میں اس سے فائدہ ہوا اس کا اثر جلد نہ ہوگا۔ چند ماہ ضرور لگیں گے اس کا اثر ہونے میں۔

جب اول استعمال کریں تو یہ دوا بغیر فاسفورس کے دیں۔ کولیسٹرینیم اور فائیٹولاکا دیں۔ فاسفورس گہرے اثر کی دوا ہے لمبا عرصے استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ خطرہ ہے کہ سرخ خون اتنا گاڑھا ہو جائے۔ کہ خطرہ پیدا

ہو جائے۔

کالی فاس کا لمبا استعمال نہیں چاہئے

کالی فاس کے بارے میں فرمایا اس کو بھی بے احتیاطی سے استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ یہ طاقت کا ٹانک ہے لیکن بعض پہلو سے بے حد خطرناک ہے۔ اگر لمبا عرصہ آنکھیں بند کر کے دی جائے تو جسم میں پوٹاشیم کی مقدار اتنی زیادہ ہو جاتی ہے کہ الیکٹرولائٹ کا توازن بگاڑ دیتی ہے۔ کالی فاس ایک حد سے بڑھ جائے تو بغیر کسی بیماری کے فوری موت کا خطرہ ہو جاتا ہے۔

بچوں کو بے بی ٹانک کے نام پر ۵ فاسز دی جاتی ہیں۔ بعض بچوں کو اس کے لمبے استعمال سے بلڈ کینسر اور لیوکیمیا ہو جاتا ہے۔

یہ معمہ کہ کیوں کالی فاس کھانے سے جسم میں کالی فاس زیادہ ہو جاتی ہے۔ یہ ہے کہ اس نے پروونگ کر دی ہے۔ کالی فاس کی پروونگ کریں تو منفی کی بجائے مثبت اثرات ہو جاتے ہیں۔

کینسر کی ادویہ یہ بات سلیشیا اور نیٹرم میور سے بھی مشابہت رکھتی ہے۔ کالی فاس کا ان دونوں سے کمبی نیشن کینسر پر بہت اچھا اثر پاتا ہے۔ کینسر پر اچھا اثر ڈالنے والی ادویہ یہ ہیں۔

فیرم فاس، سلیشا، کالی فاس، نیٹرم میور

بقیہ صفحہ ۴

ہوا کہ شعر کہوں چنانچہ میں نے شعر کہنے شروع کر دیئے۔ اور آگے انہوں نے اپنی لمبی داستان لکھی ہے کہ کس طرح مجھے بعض دوست ایک مشاعرے میں لے گئے اور وہاں مجھے بڑی داد ملی۔ ان کے اشعار مزاح کا رنگ بھی لئے ہوئے تھے۔ داد تو بہرحال ملنی ہی تھی۔ کہیں کہیں یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ امام دین گجراتی کی روح بول رہی ہے۔ کہنے لگے گزشتہ دنوں ہندوپاکستان سے بہت سے شعراء آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے نام بھی گنوائے۔ کہنے لگے مجھے بھی دعوت ملی میں بھی چلا گیا۔ اور میں نے جو نظم سنائی وہ سب سے زیادہ داد کے قابل سمجھی گئی۔ بلکہ انہوں نے کہا کہ باقی سارے شاعر تو پٹ گئے اور میری نظم ہٹ ہو گئی۔ اور وہ نظم انہوں نے اس خط میں لکھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں آپ کی نظموں میں سے بعض مصرعے لے کر نظمیں کہتا رہتا ہوں۔ کیا یہ سرقہ تو نہیں ہے کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ میں اس طرح آپ کی نظموں میں سے مصرعے لے کر نظمیں کہہ لیا کروں پھر انہوں نے یہ چودہ نظمیں تحریر کیں کہ یہ چودہ نظمیں میں نے آپ کے مصرعے لے کر ہی بنائی ہیں یعنی زمین آپ کی نظموں کی ہے اور بعض مصرعوں میں تھوڑی سی تبدیلی کر کے میں نے انہیں اپنایا ہے۔ کیا اس بات کی مجھے اجازت ہے۔ آپ تو دو تین منٹ میں نظم کہہ لیتے ہیں کیا میری یہ چودہ نظموں کی درستی کر کے آپ مجھے واپس روانہ کر سکتے ہیں۔ جب ان کے خط کو پڑھتے پڑھتے اس مقام پر پہنچا تو سچی بات تو یہ ہے کہ میرے بدن پر کپکپی سی طاری ہو گئی چودہ نظمیں، لمبی لمبی، اور ان کی تصحیح کر کے ان کو واپس بھیجا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان نظموں کی تصحیح کی ضرورت نہیں شائد ان کی تصحیح ہو جائے تو کسی مشاعرے میں یہ نظمیں پٹ جائیں اور کسی اور کی ہٹ ہو جائیں۔ یہ اسی طرح رہیں تو اس بات کا مجھے یقین ہے کہ جہاں اور بڑے بڑے اچھے شاعروں کی نظمیں پٹ جائیں گی وہاں یہ نظمیں ہٹ ہو جائیں گی۔ میرا خیال ہے کہ مجھے ان نظموں کی تصحیح نہیں کرنی چاہئے۔ تاکہ ان کا اصل مزاید مزگی میں نہ بدل جائے۔

کیا اب میں ایسے خطوط اور ایسی ٹیلیفون کالوں کا انتظار کرتا رہوں کہ اب دور دور سے دوستوں نے اس کی طرف توجہ دینی شروع کر دی ہے۔

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۲

گہرا مشاہدہ بچوں کی یادداشت حیرت انگیز ہوتی ہے۔ بقول ارسطو بچہ کا ذہن صاف سلیٹ کی طرح ہوتا ہے۔ جو لکھ دیا گیا انمنٹ ہو گیا۔ لیکن جس طرح سلیٹ کو علم نہیں کہ اس پر کیا لکھا گیا۔ مگر لکھا گیا۔ اسی طرح بچہ نہیں جانتا کہ اس کے ذہن پر کیا کیا لکھا جا چکا ہے۔ کون کون سے نقوش قائم ہو چکے ہیں۔ جوں جوں وہ سمجھدار ہوتا جاتا ہے وہ نقوش تجربہ اور تصورات کی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں بچے کے مشاہدات اور معصوم تجربات اس طرح اس کے ذہن میں قائم ہو جاتے ہیں جس طرح کمپیوٹر میں Feed کر دیا گیا ہو۔ حتیٰ کہ نفسیاتی تجزیہ Psycho Analysis کے دوران بچہ کو پیدائش کا عمل بھی یاد آ جاتا ہے۔ تکلیف کے احساس کے طور پر (Tramatic experience)

چند ماہ کا بچہ دوسروں کی نظریں پہچاننے لگتا ہے کہ کون اسے خوش ہو کر دیکھ رہا ہے۔ جس کے جواب میں وہ مسکراتا ہے اس کے پاس آنے کی کوشش کرتا ہے جو اسے غصہ سے دیکھے یا اسے توجہ نہ دے وہ اس کی طرف سے منہ موڑ لیتا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بچہ سب کچھ دیکھتا سمجھتا اور رد عمل کا اظہار کرتا ہے۔ اس لئے اس کے سامنے ہر کام ہر بات سوچ سمجھ کر اور احتیاط سے کرنی چاہئے غرض انفرادی اختلافات کے لحاظ سے بچہ اپنی صلاحیت کے مطابق اس عمر سے ہی مندرجہ ذیل باتیں سیکھ لیتا ہے یا سیکھ سکتا ہے۔

۱۔ وقت پابندی
۲۔ پاکیزگی و طہارت (نفاست پسند بچہ گیلا ہوتے ہی رونے لگتا ہے)
۳ ضد نہ کرنا
۴۔ خوداعتمادی
۵۔ بہادری
۶۔ زبان سیکھنا
۷۔ رد عمل کا اظہار
۸۔ نقل کرنے سے سیکھنے کا رجحان

اسی عمر سے اس کا تعلیمی سلسلہ بھی شروع ہو جانا چاہئے

تعلیمی سلسلہ چھوٹے چھوٹے جملے مذہبی اور اخلاقی قسم کے اس کے سامنے اکثر و بیشتر دہرانے شروع کر دینے چاہئیں۔ مثلاً اللہ ایک ہے۔ "ہم احمدی ہیں" وغیرہ

تربیتی سلسلہ دودھ پلاتے، کپڑے پہناتے وقت بلند آواز سے "اللہ کے نام سے" پڑھنا پہلے دایاں ہاتھ دھلانا۔ پہلے دائیں پاؤں میں جراب یا جوتا پہنانا۔ پہلے دائیں آستین پہنانا اس کی فطرت ثانیہ بن چکی ہو گی۔ ہوش آنے پر سکھانے میں زیادہ محنت اور وقت درکار ہو گا۔ شرعی اور اخلاقی کردار عملی تربیت سے راسخ ہو گا۔ مشہور ماہر نفسیات Pavlove کی زبان میں یہ چیز Conditioning کہلاتی ہے مثلاً دودھ پی چکنے کے بعد (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کہے گا تو بچے کی یہ فطرت بن چکی ہو گی۔ بعد میں سکھانے کی ضرورت ہی نہ ہو گی۔

روحانی تربیت سوتے وقت بآواز بلند سورۃ فاتحہ، تینوں قل اور درود شریف تین بار پڑھ کر اور سنت کے طور پر بچے پر پھونک مار دی جائے۔ اللہ نے چاہا تو خود اللہ تعالیٰ بچے کی تربیت کا ضامن بن جائے گا۔ یاد رہے کہ انسان خود بچے کی تربیت نہیں کر سکتا جب تک اللہ تعالیٰ مدد نہ کرے۔ ایک احمدی خاتون نے بتایا کہ ان کے ہاں شادی کے سات سال بعد دعاؤں کے نتیجے میں بیٹا پیدا ہوا۔ ماں باپ نے اس پر بڑی محنت کی اور تہیہ کر لیا کہ ایسی تربیت کریں گے کہ چاند میں داغ ہے اس میں نہ ہو گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے تربیت کے معاملہ میں خدا کی ہستی کو بھلا دیا اور اپنی تربیت پر بھروسہ کر لیا۔ چنانچہ ساری محنت رائیگاں گئی۔

اخلاقی تربیت بچے کے ہاتھ میں کھلونا یا چیز دے کر اس سے دوسروں کو دلوانے کی کوشش کریں۔ دے دینے پر پیار کریں۔ شاباش دیں آہستہ آہستہ وہ دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہنا (Share) کرنا سیکھ لے گا۔ ورنہ بچہ جبلی طور پر Possesive ہوتا ہے۔ وہ کوئی چیز دینا پسند نہیں کرتا۔ بلکہ دوسرے بچوں کے ہاتھ سے چھیننے کی کوشش کرتا ہے۔ بچے کے ہاتھ سے آپ خود بھی چیز چھیننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر کوئی چھری قینچی وغیرہ قسم کی چیز بھی پکڑے تو حکمت عملی سے حاصل کریں۔

بقیہ صفحہ ۵

از جلد سخت ترین سزا دے۔ یہی ایک طریقہ ہے جس سے ہم اپنی قوم کے لئے ایک باعزت مستقبل کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

آپ کے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز
بلال مارکیٹ
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون: دکان: 212381 گھر: 212382

ہومیوپیتھک کتب و ادویات
دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵٪ خصوصی رعائیت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ، اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY انگلش میں وغیرہ
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 / 04524-211283
فیکس: 92-04524-212299

خبریں

ربوہ : 17 نومبر-1994ء
سردی بڑھ رہی ہے
درجہ حرارت کم ازکم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے صوبہ سرحد کے دو منحرف ارکان صوبائی اسمبلی کی اہلیت کے بارے میں الیکشن کمیشن کے فیصلے کے خلاف سابق وزیر اعلیٰ پیر صابر شاہ کی دائر کردہ اپیل پانچ کے مقابلے میں سات ججوں کے اکثریتی فیصلے سے مسترد کر دی۔ عدالت نے فیصلہ میں کہا ہے کہ آئین کے تحت کسی رکن کی اہلیت یا نااہلیت کے فیصلہ کے لئے چیف الیکشن کمشنر ہی مناسب فورم ہے آئین کے مطابق چیف الیکشن کمشنر کے فیصلہ کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہو سکتی۔ عدالت نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا کہ آیا دونوں ارکان نے اپنی وفاداریاں تبدیل کی ہیں یا نہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ میں ہنگامہ کرنے والے ارکان کی نااہلی کے لئے عدالت سے رجوع کیا جائے گا انہوں نے کہا کہ ایسے ارکان کو سخت سزائیں دی جا سکتی ہیں صدر اور وزیر اعظم پر حملہ کیا گیا ایوان کے تقدس کی دھجیاں بکھیر دی گئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئین بڑا واضح ہے۔ ایسے ارکان کو سخت سزائیں دی جا سکتی ہیں ہم قانون کی کسی قیمت پر بے حرمتی نہیں ہونے دیں گے۔

○ حکومت نے میاں محمد شریف کو پیرول پر رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یہ فیصلہ انسانی بنیادوں پر کیا گیا ہے۔ اور اس کا اطلاق فوری طور پر ہو گا۔ ان کی شوگر معمول سے زیادہ تھی۔ دل کی دھڑکن بھی ۵۹ تک ہو گئی تھی۔ ہسپتال میں ۲۴ گھنٹے ان کے لئے تشویشناک ہیں۔ اس لئے انہیں آئندہ ۲۴ گھنٹوں کے لئے مزید انتہائی نگہداشت میں رکھا جائے گا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میاں شریف مر نہیں رہے۔ قانون ان پر بھی لاگو ہو گا۔ مجھے قوم کے لوٹے ہوئے ایک ارب روپے سے دلچسپی ہے انہوں نے کہا کہ ان کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں زندگی خدا دیتا ہے اور وہی واپس لیتا ہے۔ کوئی قتل کی کوشش کرے تو کیا ہم اس سے پوچھیں گے کہ اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی نہ کریں کیونکہ وہ بیمار ہے۔

○ قائد حزب اختلاف کے والد میاں شریف کی گرفتاری کے خلاف لاہور کے لکشمی چوک میں مظاہرہ کرنے والے مسلم لیگی احتجاجی جلوس کو زبردست کمانڈو ایکشن کے بعد ہائی جیک کر لیا گیا درجنوں مسلم لیگی رہنماؤں اور خواتین سمیت کارکنوں کو دو گھنٹے تک مسلسل لاٹھی چارج کے بعد گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر پہنچا دیا گیا۔ لکشمی چوک سے ہال روڈ تک کا علاقہ کئی گھنٹے تک میدان کارزار بنا رہا۔

○ ساہیوال پاک پتن عارف والا اور شیخوپورہ سمیت پنجاب کے کئی شہروں میں میاں شریف کی گرفتاری کے خلاف مظاہرے کئے گئے۔ ان مظاہروں میں صدر اور وزیر اعظم کے خلاف نعرے لگائے گئے اور ان کے پتلے بھی جلائے گئے۔

○ پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن نے لاہور اور فیصل آباد کی تمام فلور ملیں بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ حکومت نے مطالبات تسلیم نہیں کئے ہڑتال غیر معینہ مدت کے لئے ہو گی۔ ایسوسی ایشن کے ترجمان نے کہا ہے کہ عوام کو بیوقوف بنایا جا رہا ہے۔ آٹے کی قیمتوں میں ایک بار پھر اضافہ کا امکان ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ میں سیاسی استحکام کے لئے ایم کیو ایم سے مذاکرات شروع کئے ہیں انہوں نے کہا کہ الطاف حسین پہلے مقدمات کا سامنا کریں۔ عدالتیں بے قصور قرار دیں تو پھر الیکشن لڑ سکتے ہیں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ قائد حزب اختلاف نواز شریف کے خلاف ٹیکس چوری کے الزام میں ریفرنس دائر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ارکان قومی اسمبلی گوہر ایوب' شجاعت حسین اور رکن صوبائی اسمبلی میاں شہباز شریف سمیت ۱۰ دیگر ارکان قومی اسمبلی کے خلاف کرپشن کے ۶۰ مقدمات تیار کر کے ایف آئی اے کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے ۱۳ ویں اجلاس کے پہلے روز ایوان میں خاصی گرما گرمی رہی۔ اپوزیشن ارکان نے جیالوں کے ہاتھوں پٹائی جبکہ حکومتی ارکان نے اپوزیشن ارکان کے ہاتھوں پٹائی کے خلاف تحاریک استحقاق پیش کیں۔ جو اتفاق رائے سے منظور ہو گئیں۔ ایوان کی کارروائی کسی ایجنڈے کے بغیر پر سکون طور پر جاری رہی۔

○ پنجاب اسمبلی میں پھر ہنگامہ ہو گیا۔ دونوں طرف سے زبردست نعرہ بازی کی گئی اور اس وجہ سے اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ حزب اقتدار نے ضیاء الحق سمیت تمام گروپ فوٹو ایوان سے ہٹانے کی تجویز پر ڈیسک بجائے۔ مگر اپوزیشن نے اس کی مخالفت کی۔ ضیاء الحق کے خلاف الفاظ ایوان کی کارروائی سے اپوزیشن کے احتجاج پر حذف کرا دیئے گئے۔

○ کراچی میں فائرنگ اور دیگر واقعات کے دوران ایم کیو ایم الطاف گروپ کے ایک کارکن سمیت تین فراد ہلاک اور تین افراد زخمی ہو گئے کورنگی کے علاقے میں بھی نامعلوم شرپسندوں نے فائرنگ کی۔

○ حزب اختلاف نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام اسیر ارکان قومی اسمبلی کے بغیر کارروائی نہیں چلنے دی جائے گی۔ اعلیٰ سطحی اجلاس جو عبدالمجید ملک کی صدارت میں ہوا میں فیصلہ کیا گیا کہ صدر کے خطاب پر بحث شروع نہیں ہونے دی جائے گی اور احتجاج کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

○ اسرائیل کی وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر جنرل نے کہا ہے کہ پاکستان سے ابتدائی تجارتی روابط قائم ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر کو جریکو آنے کی جازت نہ دینے پر معذرت کر لی ہے اور ہمیں اپنی ماضی کی غلطیوں پر افسوس ہے اچھے تعلقات نہ صرف علاقائی بلکہ عالمی امن کے لئے ضروری ہیں عالم اسلام سے روابط استوار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ ایک امریکی سفارت کار نے کہا ہے کہ امریکی کانگرس کے انتخابات میں ری پبلکن پارٹی کی کامیابی سے امریکہ کی کسی پالیسی میں تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام سے متعلق مذاکرات میں تعطل دور نہیں ہو سکا۔ کشمیر کے بارے میں امریکی پالیسی میں تبدیلی نہیں آئی۔ البتہ معیشت اور انسداد منشیات کے شعبوں میں تعاون بڑھ رہا ہے۔

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ فنی ماہرین کی کمی دور کرنے کے لئے پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں کا قیام ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری ملازم سیاست میں نہ الجھیں۔ عوام کو انصاف کی فراہمی اور مسائل حل کرنا ان کے فرائض میں شامل ہیں۔ صدر نے ہدایت کی کہ ڈیرہ غازی خان کی ملحقہ آبادیوں کو سہولتوں کی فراہمی کے لئے ماسٹر پلان تیار کیا جائے۔

○ پارلیمنٹ کے ۱۳ ویں اجلاس کے پہلے روز صحافیوں پر تشدد کے خلاف اپوزیشن نے قومی اسمبلی سے واک آؤٹ کیا۔ اس سے پہلے گیٹ نمبر ۵ پر خفیہ ایجنسیوں کے اہلکاروں اور سیکورٹی کے عملہ نے ۳ صحافیوں کو اندر جانے کے مسئلہ پر زدوکوب کیا جس پر صحافی واک آؤٹ کر گئے لیکن بعد میں وزیر داخلہ' وزیر اطلاعات اور وزیر قانون ان کو منا کر واپس لے آئے۔

بہترین رزلٹ والا ڈش انٹینا
اب صرف 8 فٹ 5500/- 7000/- بمعہ مکمل سامان گارنٹی کیساتھ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274

نذیر ٹی سٹال
دودھ • دہی • چائے • حلوہ گاجر
مربہ سیب کیلئے تشریف لائیں
نذیر احمد ٹی سٹال اقصیٰ روڈ
چوہدری محمد بوٹا مارکیٹ ربوہ

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل • قبض • بدہضمی • کمئی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھکر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 بمع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508، 355422، 7235175

خالص دیسی گھی سے تیار شدہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون - آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن سویٹ اینڈ بیکرز
بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
اقصیٰ روڈ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے